السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہفت روزہ اہل حدیث یکم جمادی الاول 1402ھ شمارہ 9 کے صفحہ 5 پر علامہ عزیز زبیدی صاحب مدظلہ یاک سوال کہ ''ایک آدمی توبہ کرتا ہے کسی گناہ سے 'کچھ عرصہ بعد وہی گناہ اس سے پھر ہوجاتا ہے تواب سابقہ گناہ بھی لوٹ آئے گا یا صرف وہی گناہ ہوگا جو دوسری بار اس سے ہوگیا'' اس کے جواب میں علامہ جواب تحریر فرماتے ہیں کہ ب (صفحہ گیارہ) ''توبہ کے بعد جوگنا سرزد ہوجاتا ہے اس کی بنا پر پہلے گناہ عود نہیں کرتے ۔ کیونکہ توبہ کے بعد وہ گناہ باقی نہیں رہتے ۔ التائب من الذنب کمن لاذنب لہ

جب گناہ رہاہی نہیں تو اس کے لوٹ آنے کا احتمال نہ رہا۔'' براہ کرم تحریر فرمائیں کہ علامہ محترم کی بات کیا درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علامہ موصوف مدظلہ العالی کی یہ بات بالکل درست ہے اور صواب ہے ۔ شارحین نے اس حدیث کے معنی میں لکھا ہے گناہ نہ کرنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ پر مؤاخذہ نہیں کرے گا چنانچہ کمن لاذنب لہ ای فی عدم المؤخذة بل یزید علیہ بان ذنوب التائب تبدل حسنات . (مشکوۃ المصابیح حاشیہ نمبر 10-ص 206) کہ ''سچی توبہ کرنے پر اس گناہ کا مواخذہ نہیں ہوگا ۔ نہ صرف اس پرانے گناہ پر مواخذہ نہیں ہوگا بلکہ سچی توبہ کرنے میں اس گناہ کے عوض تائب کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے ۔ چنانچہ قرآن میں ہے ۔

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَـٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّـهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّـهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (الفرقان :70)

''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے''

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں : دوسرا قول یہ ہے سچی توبہ کرنے والا کے ناہ اعمال سے برائیوں کو مٹا کر ان کی جگہ نیکیاں لکھ دی جائیں گی ۔ یہ مطلب صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے اور بہت سے صحابہ کا قول بھی یہی ہے ۔ جیسا کہ تفسیر ابن کثیر 3ص 327) میں حضرت ابوذر سے بحوالہ صحیح مسلم ایک لمبی حدیث تحریر ہے کہ آخر جنتی سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے تیری ہر برائی کی جگہ نیکی عطا کی گئی ہے ۔ فیقال فان لک بکل شیئة حسنة. (تفسیر ابن کثیر ص 327ج3)

علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ اور استغفار کو گناہوں کی صیقل (ریتی) قرار دیا ہے، یعنی جس طرح ریتی لوہے کے زنگا کو ختم کردیتی ہے اسی طرح توبہ گناہوں کا وجود مٹا دیتی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے ۔

«قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتة سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صیقل قلبہ» (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

خلاصہ یہ کہ توبہ گناہ بالکلیہ معدوم ہوجاتا ہے دوبارہ کرنے سے سابقہ گناہ دعود نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص147

محدث فتویٰ